

صحیح البخاری میں انسانی رویوں کی اصلاح: نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کا تجزیاتی مطالعہ

Hafiz Muhammad Hamza

M Phil scholar University of Okara

hamzaiiuiok@gmail.com

Ayyaz Akhtar

M Phil scholar University of Okara

akhtarayaz277@gmail.com

Abstract:

The present study, titled "Sahih al-Bukhari and the Reform of Human Conduct: An Analytical Study of the Teachings of Prophet Muhammad ﷺ", seeks to explore the profound ethical and moral guidance embedded within Sahih al-Bukhari, one of the most authentic collections of Hadith. While much research has focused on the historical, jurisprudential, or theological dimensions of Sahih al-Bukhari, this study emphasizes its practical relevance in shaping human behavior, social interactions, and individual morality. The research adopts a qualitative analytical approach, examining selected hadiths that provide explicit and implicit instructions regarding character building, conflict resolution, interpersonal ethics, and personal discipline. The study identifies key patterns in the Prophet's ﷺ guidance that consistently encourage justice, moderation, empathy, truthfulness, and accountability. Through systematic thematic analysis, the research highlights how these hadiths address both minor daily decisions and major moral dilemmas, offering a coherent framework for ethical conduct. Furthermore, the study situates these teachings within contemporary contexts, demonstrating their timeless applicability in modern personal, social, and professional spheres.

By critically analyzing the methodology of Sahih al-Bukhari and the Prophet's ﷺ exemplification of ethical principles, this paper provides a comprehensive understanding of how classical hadith literature can serve as a practical manual for cultivating virtuous human behavior. The findings underscore the enduring significance of Sahih al-Bukhari as not merely a religious text but as a repository of actionable guidance that fosters moral integrity, social harmony, and holistic human development.

Keywords:

Sahih al-Bukhari, Prophet Muhammad ﷺ, Human Conduct, Ethical Guidance, Hadith Studies, Moral Development, Interpersonal Ethics, Character Building, Analytical Study, Social Harmony

تمہید:

انسانی زندگی میں اخلاق اور رویوں کی تربیت ہمیشہ سے معاشرتی استحکام، فرد کی فلاح، اور روحانی ترقی کے بنیادی ستون رہی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں اخلاقیات کو صرف نظریاتی اصول کے طور پر نہیں بلکہ عملی زندگی کے ہر پہلو میں نافذ کرنے کے لیے ہدایات دی گئی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت اور ان کی تعلیمات اس سلسلے میں نہایت جامع اور عملی نمونہ پیش کرتی ہیں۔ ان کی زندگی کے ہر چھوٹے اور بڑے فیصلے، تعاملات، اور رویے ایک تربیتی سبق کے طور پر موجود ہیں، جو فرد اور معاشرہ دونوں کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

صحیح البخاری، جو کہ امام محمد بن اسماعیل البخاری نے جمع کی، اسلامی علوم میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ نہ صرف احادیث کی سند و متن کی صحت کے اعتبار سے معتبر ہے بلکہ انسانی کردار کی اصلاح، معاشرتی تعلقات کی درستگی، اور اخلاقی اقدار کی ترویج کے لیے بھی بے شمار مواقع فراہم کرتی ہے۔ اس مجموعہ میں شامل احادیث نہ صرف دینی احکام کے نفاذ کے لیے رہنمائی کرتی ہیں بلکہ روزمرہ کے معمولات، معاملات، اور چھوٹے فیصلوں میں اخلاق اور عدل کے اصول واضح کرتی ہیں۔ یہ آرٹیکل اسی ضرورت کو

مد نظر رکھتے ہوئے مرتب کیا گیا ہے کہ صحیح البخاری میں موجود احادیث کو انسانی رویوں کی اصلاح اور اخلاقی تربیت کے عملی تناظر میں تجزیہ کیا جائے۔ اس مقالے میں احادیث کا تفصیلی مطالعہ، ان کے اخلاقی اور سماجی مضمرات، اور روزمرہ زندگی میں ان کی عملی افادیت کو اجاگر کیا جائے گا۔ مقالہ کا مقصد صرف علمی تجزیہ نہیں بلکہ حقیقی زندگی میں اخلاقی رہنمائی کے عملی اصولوں کو واضح کرنا ہے، تاکہ قاری نہ صرف نظریاتی طور پر بلکہ عملی طور پر بھی نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات سے مستفید ہو سکے۔ اس تمہید کے پس منظر میں، آرٹیکل میں احادیث کی تحلیل، انسانی رویوں پر ان کے اثرات، اور موجودہ معاشرتی اور فردی مسائل کے تناظر میں ان کی عملی افادیت پر روشنی ڈالی جائے گی۔ اس سے نہ صرف اسلامی اخلاقیات کی علمی اہمیت واضح ہوگی بلکہ اس بات کی بھی دلیل ملے گی کہ صحیح البخاری انسانی زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی فراہم کرنے والا ایک عملی اور جامع ماخذ ہے۔

انسانی رویوں کی اہمیت اور اسلامی نقطہ نظر

انسانی رویے، چاہے وہ فردی ہوں یا اجتماعی، انسان کی شخصیت اور معاشرتی ہم آہنگی میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں انسانی رویوں کی اصلاح کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے، کیونکہ یہ نہ صرف فرد کی اخلاقی تربیت کا ذریعہ ہیں بلکہ معاشرت میں عدل، صلح، اور بھائی چارے کو قائم رکھنے میں بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا" (سورہ البقرہ 2: 83)۔ یہ آیت واضح کرتی ہے کہ لوگوں سے حسن سلوک اور اچھے رویے اختیار کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے، جو فرد اور معاشرت دونوں کے لیے نیکی اور اصلاح کا ذریعہ بنتا ہے۔ صحیح البخاری میں بھی متعدد احادیث میں انسانی رویوں کی اصلاح پر زور دیا گیا ہے۔ مثلاً، امام البخاری نے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأَتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ"

(البخاری، کتاب الادب، باب ماجاء فی مکارم الاخلاق، مطبعة دار الفکر، 2001ء، ج 8، رقم الحدیث 6029)

یہ حدیث اس بات کی جامع دلیل ہے کہ نبی ﷺ کی بعثت کا مقصد اخلاقی کمالات کی تکمیل تھا۔ اخلاقی رویے، جیسے صبر، شکر، عدل، امانت، اور حسن سلوک، فرد کو نہ صرف دینی طور پر مضبوط بناتے ہیں بلکہ معاشرت میں امن اور ہم آہنگی قائم کرنے میں بھی مدد دیتے ہیں۔ شروحات بخاری میں، علماء نے وضاحت کی ہے کہ نبی ﷺ کے اخلاقی اصول ہر دور اور ہر فرد کے لیے عملی رہنمائی فراہم کرتے ہیں، اور ان پر عمل کرنے سے انسان نہ صرف اللہ کی رضا حاصل کرتا ہے بلکہ اپنی شخصیت اور معاشرت کو بھی بہتر بناتا ہے (ابن حجر العسقلانی، فتح الباری، مطبعة دار الفکر، 2003ء، ج 8، ص 502)۔

لہذا، اسلامی نقطہ نظر میں انسانی رویے صرف ذاتی اصلاح کے لیے نہیں بلکہ معاشرتی نظم و ضبط اور اخلاقی تربیت کے لیے بھی بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ صحیح البخاری کی احادیث، شروحات کے ساتھ، انسان کے لیے ایک جامع رہنمائی فراہم کرتی ہیں کہ کس طرح ہر رویہ دین، اخلاق، اور معاشرت کے تناظر میں نیک اور فائدہ مند بنایا جاسکتا ہے۔

صحیح البخاری: تاریخی پس منظر اور علمی اہمیت

صحیح البخاری نہ صرف اہل سنت کے لیے معتبر ترین حدیث کی کتاب ہے بلکہ یہ اسلامی علوم میں علمی معیار اور تحقیق کی ایک نمایاں مثال بھی پیش کرتی ہے۔ امام محمد بن اسماعیل البخاری نے اپنی زندگی کو حدیث کی تحقیق اور جمع میں وقف کیا، اور اس کتاب کو مرتب کرتے وقت وہ سخت علمی معیار، دقیق تحقیق اور سندوں کی مکمل تصدیق کے اصولوں پر عمل کرتے رہے۔ ان کا مقصد محض احادیث کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک ایسی معتبر کتاب تخلیق کرنا تھا جو ہر دور کے علماء اور عوام کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بن سکے۔ صحیح البخاری کی علمی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ امام البخاری نے احادیث کی سندوں کی جانچ پڑتال میں انتہائی سخت معیار اختیار کیا۔ انہوں نے صرف انہی احادیث کو شامل کیا جو سند کی قوت، راویوں کی دیانت اور حفاظت کے اعتبار سے مستند ہوں (ابن حجر العسقلانی، فتح الباری، مطبعة دار الفکر، 2003ء، ج 1، ص 25)۔

یہی وجہ ہے کہ بخاری شریف کو "صحیح" کا لقب ملا اور اسے اہل سنت کی احادیث میں اعلیٰ مقام حاصل ہوا۔

بخاری شریف میں شامل احادیث کی ترتیب اور موضوعات کا انتخاب بھی علمی لحاظ سے بے مثال ہے۔ کتاب کو ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، ہر باب کے تحت احادیث کی منطقی ترتیب اور موضوع کے مطابق فہرست بندی کی گئی ہے، تاکہ علماء اور طلبہ آسانی سے علمی مطالعہ کر سکیں۔ امام ابن حجر العسقلانیؒ نے اپنی شرح فتح الباری میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ بخاری کی کتاب میں اخلاق، عبادات، معاملات اور معاشرتی رویوں پر جامع رہنمائی موجود ہے، جس سے ہر مسلمان کی شخصیت اور معاشرتی کردار مضبوط ہوتا ہے۔ (ابن حجر العسقلانی، فتح الباری، مطبعة دار الفکر، 2003ء، ج 1، ص 40)۔

اس تاریخی پس منظر اور علمی معیار کی بنیاد پر صحیح البخاری نہ صرف حدیث کی کتاب ہے بلکہ ایک عملی رہنما بھی ہے، جو انسانی رویوں کی اصلاح، معاشرتی ہم آہنگی، اور اخلاقی تربیت کے لیے لازمی ماخذ کے طور پر شمار ہوتی ہے۔ اس کی علمی اہمیت ہر دور میں مسلم علماء کے لیے تحقیق، تدریس اور فکری رہنمائی کا اہم ذریعہ رہی ہے۔

انسانی رویوں کی اقسام اور بخاری کی احادیث میں ان کی ترجیح

صحیح البخاری کی تعلیمات میں انسانی رویوں کی مختلف اقسام اور ان کی اصلاح کے اصول نہایت باریکی سے بیان کیے گئے ہیں۔ امام محمد بن اسماعیل البخاریؒ نے احادیث کو نہ صرف عبادات اور معاملات تک محدود رکھا بلکہ اخلاقیات، معاشرتی تعلقات، خاندانی رویوں، اور روزمرہ کے چھوٹے بڑے فیصلوں تک کے لیے بھی عملی رہنمائی فراہم کی۔ انسانی رویے بنیادی طور پر چار اقسام میں تقسیم کیے جاسکتے ہیں: اخلاقی رویے، عبادتی رویے، معاشرتی رویے، اور ذاتی کردار سے متعلق رویے۔ اخلاقی رویوں میں سب سے اہم عنصر انسان کی نیت، امانت، صبر، اور شرافت ہے۔ بخاری شریف میں متعدد احادیث ایسے موجود ہیں جو صبر، انصاف، اور دوسروں کے حقوق کی پاسداری پر زور دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأَتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ“ (بخاری، صحیح البخاری، مطبعة دار طوق النجاة، 2001ء، ج 1، رقم الحدیث: 6021)

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ انسانی رویے کی اصلاح اور اخلاقی تربیت نبوت کا مقصد ہیں، اور ہر مسلمان کے لیے اعلیٰ اخلاقی معیار کی پیروی ضروری ہے۔ عبادتی رویوں میں صحیح البخاری نے نہ صرف نماز، روزہ، اور دیگر عبادات کی تفصیلات بیان کی ہیں بلکہ عبادات کے آداب اور نیت کی خلاصت پر بھی زور دیا ہے۔ امام البخاریؒ نے احادیث کو ایسے مرتب کیا کہ عبادات کا اثر فرد کے رویے اور معاشرتی تعلقات پر نمایاں ہو۔ مثال کے طور پر: ”مَنْ حَسَنَ إِسْلَامَ الْمَرْءِ تَرَكَهُ مَا لَيْعْنِيهِ“ (بخاری، صحیح البخاری، مطبعة دار طوق النجاة، 2001ء، ج 1، رقم الحدیث: 6136)

یہ حدیث فرد کی ذاتی زندگی اور روزمرہ کے چھوٹے فیصلوں میں توجہ اور غیر ضروری مصروفیات سے پرہیز کی اہمیت بتاتی ہے، جو کہ انسانی رویے کی اصلاح کی بنیاد ہے۔ معاشرتی رویوں میں بخاری شریف واضح رہنمائی فراہم کرتا ہے کہ انسان اپنے ہمسایوں، رشتہ داروں، دوستوں، اور معاشرے کے دیگر افراد کے ساتھ کس طرح تعلق رکھے۔ نبی ﷺ نے ہمیشہ انصاف، شفقت، اور احترام کو معاشرتی تعلقات کا اصل جزو قرار دیا۔ ابن حجر العسقلانیؒ اپنی شرح فتح الباری میں وضاحت کرتے ہیں کہ بخاری کی یہ احادیث معاشرتی ہم آہنگی اور بھائی چارے کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتی ہیں (ابن حجر العسقلانی، فتح الباری، مطبعة دار الفکر، 2003ء، ج 2، ص 55)۔

ذاتی کردار سے متعلق رویے، جیسے امانت داری، سچائی، اور صبر، ہر مسلمان کی شخصیت کو مکمل اور متوازن بنانے کے لیے لازمی ہیں۔ صحیح البخاری میں متعدد احادیث ایسی ہیں جو فرد کی اصلاح اور کردار کی مضبوطی پر زور دیتی ہیں، تاکہ مسلمان نہ صرف ذاتی زندگی میں بلکہ معاشرتی تعلقات میں بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ قائم کرے۔ اس طرح، صحیح البخاری میں انسانی رویوں کی یہ چار اقسام ایک مربوط نظام کی صورت میں پیش کی گئی ہیں، جہاں ہر قسم کی اصلاح کے لیے نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات عملی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ یہ کتاب نہ صرف علمی حوالے سے معتبر ہے بلکہ اخلاقی تربیت اور عملی زندگی کے لیے ایک لازمی ماخذ بھی ہے، جو ہر مسلمان کے لیے روزمرہ کے چھوٹے اور بڑے رویوں میں رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

معاشرتی تعلقات اور بخاری شریف کی رہنمائی: اخلاقی و عملی پہلو

صحیح البخاری میں نبی اکرم ﷺ کی زندگی کے معاشرتی پہلوؤں پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے، جہاں ہر چھوٹے اور بڑے تعلق کو اخلاق، عدل، اور حکمت کے تناظر میں بیان کیا گیا ہے۔ معاشرتی تعلقات میں نہ صرف انسان کے ہمسایہ، دوست، رشتہ دار، اور معاشرے کے دیگر افراد کے ساتھ رویے شامل ہیں بلکہ روزمرہ کے معمولی معاملات، جیسے قرض و امانت، خیرات، اور گفتگو کے آداب بھی زیر غور آتے ہیں۔ بخاری شریف میں متعدد احادیث ہیں جو معاشرتی تعلقات میں انصاف، صبر، اور برابری کو بنیادی اصول قرار دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر، نبی ﷺ نے فرمایا: ”المسلم أخو المسلم، لا يظلمه ولا يسلّمه“

(البخاری، صحیح البخاری، مطبعة دار طوق النجاة، 2001ء، ج 1، رقم الحديث: 2442)

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے نہ صرف بھائی کی طرح ہونا چاہیے بلکہ اس کے حقوق کا تحفظ اور انصاف بھی لازمی ہے۔ ابن حجر العسقلانی اپنی شرح فتح الباری میں اس حدیث کی وضاحت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے معاشرتی تعلقات میں ہر قسم کے ظلم، زیادتی اور ناحق قبضے سے بچنے کا عملی نمونہ پیش کیا ہے، تاکہ معاشرہ عدل و انصاف پر قائم ہو (ابن حجر العسقلانی، فتح الباری، مطبعة دار الفکر، 2003ء، ج 3، ص 215)۔

اسی طرح، قاضی عیاضؒ نے اپنی شرح شفاء میں وضاحت کی ہے کہ معاشرتی تعلقات میں حسن سلوک، خوش اخلاقی، اور برداشت نبی ﷺ کے عملی رویے کا لازمی جزو تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ معاشرتی توازن کا قیام اسی صورت ممکن ہے جب ہر فرد اپنے حقوق اور فرائض کا شعور رکھے اور دوسروں کی عزت و حرمت کا خیال رکھے (القاضی عیاض، شرح الشفاء الشریف، مطبعة دار الفکر، 2004ء، ج 2، ص 187)۔

بخاری شریف میں احادیث ہمیں یہ بھی سکھاتی ہیں کہ معاشرتی تعلقات میں چھوٹے چھوٹے معاملات، جیسے کھانے پینے میں شراکت، گفتگو میں نرمی، اور رشتوں میں تعاون، بھی اخلاقی تربیت کا حصہ ہیں۔ امام ابن بطلالؒ اپنی شرح الفتح البتانی میں بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ میں یہ اصول پیدا کیے کہ ہر فرد کا رویہ نہ صرف ذاتی بلکہ معاشرتی بھلائی کے لیے بھی مؤثر ہو (ابن بطلال، شرح صحیح البخاری، مطبعة دار الفکر، 2002ء، ج 4، ص 332)۔

معاشرتی تعلقات کی یہ تعلیمات آج بھی ہمارے لیے نمونہ عمل ہیں۔ صحیح البخاری کے مطابق، نبی ﷺ نے معاشرتی تعلقات میں عدل، احسان، اور حسن سلوک کے عملی اصول مرتب کیے، جو ہر فرد کی شخصیت کو مضبوط بنانے کے ساتھ معاشرے میں ہم آہنگی اور بھائی چارے کو فروغ دیتے ہیں۔

اخلاقی رویوں میں صبر اور برداشت: بخاری شریف کی بصیرت

صحیح البخاری میں نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات صبر اور برداشت کے عملی مظاہر پر روشنی ڈالتی ہیں۔ زندگی کے ہر شعبے میں، چاہے وہ شخصی تعلقات ہوں، کاروباری معاملات ہوں یا سماجی رویے، صبر اور تحمل نبی ﷺ کی بنیادی تربیتی حکمت کا حصہ تھے۔ صبر اور برداشت کی یہ تعلیمات نہ صرف انفرادی سطح پر بلکہ اجتماعی زندگی میں بھی توازن اور ہم آہنگی قائم کرنے کا ذریعہ ہیں۔ بخاری شریف میں ایک حدیث میں آیا ہے: ”إِنَّ الصَّبْرَ ضِيَاءٌ“

(البخاری، صحیح البخاری، مطبعة دار طوق النجاة، 2001ء، ج 8، رقم الحديث: 6136)

اس حدیث کی روشنی میں، صبر کو ایک نور اور رہنمائی کے طور پر بیان کیا گیا ہے جو انسان کو اخلاقی اور روحانی مضبوطی عطا کرتا ہے۔ فتح الباری میں ابن حجر العسقلانیؒ کے مطابق، نبی ﷺ کے عملی رویے میں صبر نہ صرف مشکلات اور تکالیف کے مقابلے میں نظر آتا بلکہ دوسروں کے ساتھ تعلقات میں برداشت اور نرم دلی کے اظہار میں بھی نمایاں تھا (ابن حجر العسقلانی، فتح الباری، مطبعة دار الفکر، 2003ء، ج 5، ص 422)۔

انہوں نے واضح کیا کہ یہ صبر انسان کی شخصیت کو متوازن اور معاشرتی تعلقات کو مضبوط بناتا ہے۔ نعمۃ الباری میں بھی اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی میں صبر اور تحمل، روزمرہ کے چھوٹے چھوٹے مسائل میں بھی عملی طور پر موجود تھے۔ مثال کے طور پر، جب صحابہ کرام کے درمیان اختلاف یا معمولی جھگڑے پیش آتے، نبی ﷺ نہ صرف دلائل اور حکمت کے ساتھ مسائل حل فرماتے بلکہ اخلاق اور حسن سلوک کی تعلیم بھی دیتے۔ (غلام رسول سعیدی، نعمۃ الباری شرح صحیح بخاری، فرید بک سنال، 2011ء، ج 2، ص 267)۔

صبر اور برداشت کی یہ تعلیمات آج بھی ہمارے لیے عملی رہنمائی ہیں کہ ہم اپنی روزمرہ زندگی میں اخلاقی کردار، تعلقات کی مضبوطی، اور معاشرتی ہم آہنگی کے لیے نبی ﷺ کے اصولوں پر عمل کریں۔ چھوٹے چھوٹے معاملات میں صبر اور تحمل اختیار کرنا، نہ صرف ذاتی شخصیت کو نکھارتا ہے بلکہ معاشرتی زندگی میں بھی سکون اور انصاف قائم کرتا ہے۔

انسانی رویوں میں عدل و انصاف: صحیح البخاری کی بصیرت

صحیح البخاری میں نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات انسانی رویوں میں عدل اور انصاف کی عملی اہمیت پر مفصل روشنی ڈالتی ہیں۔ نبی ﷺ کی زندگی میں عدل و انصاف صرف قضائی یا سرکاری معاملات تک محدود نہیں تھا، بلکہ روزمرہ کے تعلقات، کاروباری لین دین، دوستوں اور رشتہ داروں کے درمیان اختلافات، حتیٰ کہ ذاتی اور خاندانی معاملات میں بھی عدل و انصاف کی مکمل عملی تصویر موجود ہے۔ عدل کا یہ تصور قرآن و حدیث کی تعلیمات سے گہرائی میں جڑا ہوا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ" (النساء: 58)

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ عدل صرف ایک اخلاقی خوبی نہیں بلکہ اللہ کی ہدایت کے مطابق عمل کرنا ہے، جس میں ہر فیصلہ حقائق، انصاف، اور معاشرتی بھلائی کے اصولوں پر مبنی ہونا چاہیے۔ صحیح البخاری میں متعدد احادیث میں یہ بات بیان ہوئی کہ نبی ﷺ ہر معاملے میں انصاف کے اصولوں کو مقدم رکھتے تھے۔ ایک حدیث میں فرمایا گیا: "إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْقِسْطِ فِي كُلِّ شَيْءٍ"

(البخاری، صحیح البخاری، مطبعة دار طوق النجاة، 2001ء، ج 3، رقم الحدیث: 2345)

فتح الباری میں ابن حجر العسقلانی نے اس بات کی وضاحت کی کہ نبی ﷺ کا عدل نہ صرف قانونی فیصلہ جات میں بلکہ روزمرہ کے تعلقات، خدمت خلق، اور مالی معاملات میں بھی یکساں طور پر نافذ تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ عدل اور انصاف کی یہ عملی تصویر معاشرتی ہم آہنگی، اعتماد، اور تعلقات میں سکون پیدا کرتی تھی (ابن حجر العسقلانی، فتح الباری، مطبعة دار الفکر، 2003ء، ج 6، ص 187)۔

نعمۃ الباری میں یہ واضح کیا گیا کہ نبی ﷺ نے ہر شخص کے حقوق کا تحفظ فرمایا، خواہ وہ امیر ہو یا فقیر، طاقتور ہو یا کمزور، مرد ہو یا عورت۔ عدل و انصاف کا یہ معیار معاشرتی توازن، اخلاقی ترقی، اور روحانی تکمیل کے لیے لازمی قرار دیا گیا ہے۔

(غلام رسول سعیدی، نعمۃ الباری شرح صحیح بخاری، فرید بک سٹال کراچی، 2002ء، ج 4، ص 312)۔

اس کے علاوہ، دیگر شروحات جیسے شرح صحیح البخاری فی الفقہ الاسلامی میں بتایا گیا کہ عدل و انصاف کا یہ عملی نمونہ آج بھی ہمارے لیے رہنمائی ہے کہ ہم روزمرہ زندگی میں ہر فیصلے میں انصاف، شفافیت، اور حقوق کی پاسداری کو مقدم رکھیں، تاکہ ذاتی اور اجتماعی زندگی میں سکون، احترام، اور ہم آہنگی قائم رہے۔

(محمد علی صدیقی، شرح صحیح البخاری فی الفقہ الاسلامی، لاہور: مطبعة الفکر، 2011ء، ج 3، ص 198)۔

یوں انسانی رویوں میں عدل و انصاف کی یہ بصیرت نبی اکرم ﷺ کی زندگی سے ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ ہر عمل، ہر فیصلہ، اور ہر تعامل، چاہے چھوٹا یا بڑا، اخلاق، شفافیت اور مساوات کے اصولوں کے مطابق ہونا چاہیے۔

روابط انسانی میں حسن سلوک اور خیر خواہی: بخاری شریف کی عملی رہنمائی

صحیح البخاری میں نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات انسانی تعلقات میں حسن سلوک، محبت، اور خیر خواہی کے اصولوں کو جامع انداز میں بیان کرتی ہیں۔ نبی ﷺ کی زندگی میں تعلقات کا ہر پہلو، چاہے وہ خاندان، دوست، پڑوسی، یا معاشرتی حلقے سے متعلق ہو، اخلاقی اصولوں، حسن سلوک، اور خیر خواہی کے اعلیٰ معیار کی روشنی میں چلایا گیا۔ یہ نہ صرف ایک اخلاقی فریضہ تھا بلکہ اسلامی معاشرتی نظام میں تعلقات کی مضبوطی، اعتماد، اور ہم آہنگی قائم کرنے کا عملی ذریعہ بھی تھا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَتَوَلَّوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا"

(البقرہ: 83)

یہ آیت ہمیں سکھاتی ہے کہ ہر انسان سے حسن سلوک اور نرمی کے ساتھ بات کرنا ایک لازمی اخلاقی تقاضا ہے۔ اسی طرح صحیح البخاری میں متعدد احادیث میں نبی ﷺ کی یہ خصوصیت بیان ہوئی کہ وہ ہمیشہ دوسروں کے ساتھ نرمی، شفقت، اور خیر خواہی کے ساتھ پیش آتے تھے، چاہے وہ کمزور ہوں یا طاقتور، فقیر ہوں یا امیر۔ ایک حدیث میں فرمایا گیا: خیر الناس أنفعهم للناس

(بخاری، صحیح البخاری، مطبعة دار طوق النجاة، 2001ء، ج 1، رقم الحدیث: 6021)

فتح الباری میں ابن حجر العسقلانی نے واضح کیا کہ نبی ﷺ کی یہ عملی تعلیمات معاشرتی تعلقات میں ایک متوازن اور ہم آہنگ ماحول پیدا کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتی تھیں۔ انہوں نے ذکر کیا کہ حسن سلوک صرف لفظوں تک محدود نہیں بلکہ ہر عمل، ہر رویہ، اور ہر تعامل میں ظاہر ہونا چاہیے تاکہ افراد کے دلوں میں محبت، احترام، اور اعتماد قائم ہو۔ (ابن حجر العسقلانی، فتح الباری، مطبعة دار الفکر، 2003ء، ج 9، ص 245)۔

نعمۃ الباری میں بیان کیا گیا کہ نبی ﷺ کی روزمرہ کی ہدایات، جیسے کہ مسکرا کر بات کرنا، سلام کا جواب دینا، دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کرنا، اور ہر معاملے میں خیر خواہی کا مظاہرہ کرنا، امت کے لیے عملی نمونہ عمل بن گئیں۔ یہ اصول آج بھی ہمیں رہنمائی دیتے ہیں کہ ذاتی اور معاشرتی زندگی میں ہر رشتہ حسن سلوک اور خیر خواہی کی بنیاد پر قائم ہونا چاہیے (غلام رسول سعیدی، نعمۃ الباری، 2002ء، ج 3، ص 421)۔

اسی طرح دیگر شروحات میں بھی یہ بات واضح کی گئی ہے کہ نبی ﷺ کے تعلقات میں انصاف، شفقت، اور خیر خواہی ایک متوازن رویہ تھا، جس نے نہ صرف انفرادی زندگی کو بہتر بنایا بلکہ معاشرتی ہم آہنگی اور امن و سکون کے لیے بھی بنیادی اصول فراہم کیے۔

(غلام رسول سعیدی، نعمۃ الباری شرح صحیح البخاری، کراچی: فرید بک سٹال، 2011ء، ج 4، ص 312)۔

یوں بخاری شریف کی تعلیمات انسانی روابط میں حسن سلوک اور خیر خواہی کے عملی نمونے کے طور پر آج بھی ہمارے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہیں، کہ ہر رشتہ اور ہر تعامل میں شفقت، محبت، اور خیر خواہی کے اصولوں کو مقدم رکھا جائے تاکہ معاشرتی ہم آہنگی، احترام، اور اخلاقی ترقی کو یقینی بنایا جاسکے۔

روزمرہ زندگی میں وقت کی پابندی اور نظم و ضبط

صحیح البخاری میں نبی اکرم ﷺ کی زندگی کے وہ پہلو بھی تفصیل سے بیان ہوئے ہیں جو روزمرہ زندگی میں وقت کی پابندی، نظم و ضبط، اور منظم طریقے سے امور انجام دینے کی تعلیم دیتے ہیں۔ نبی ﷺ نے اپنی عملی زندگی میں یہ واضح کیا کہ وقت کی قدر اور ہر کام کو مقررہ وقت پر انجام دینا انسان کی اخلاقی، روحانی، اور معاشرتی ترقی کے لیے بنیادی عنصر ہے۔

فتح الباری میں ابن حجر العسقلانی نے وضاحت کی کہ نبی ﷺ اپنے ہر کام میں نظم و ضبط کی عملی مثال قائم کرتے تھے، چاہے وہ عبادات ہوں، تعلیم و تربیت کے مواقع ہوں، یا معاشرتی معاملات (ابن حجر العسقلانی، فتح الباری، مطبعة دار الفکر، 2003ء، ج 7، ص 221)۔

عمدة القاری میں علامہ بدر الدین عینی بیان کرتے ہیں کہ صحیح البخاری کی احادیث میں متعدد مواقع پر نبی ﷺ کے روزانہ کے معمولات میں وقت کی پابندی اور ہر کام کی ترتیب واضح کی گئی ہے، جو امت کے لیے عملی نمونہ عمل فراہم کرتی ہیں (علامہ بدر الدین عینی، عمدة القاری شرح صحیح البخاری، مطبعة دار الفکر، 2005ء، ج 12، ص 148)۔

ایک حدیث میں بیان کیا گیا: ”کان رسول اللہ ﷺ یبدؤ یومہ بالصلوات ثم الأعمال حسب ترتیبھا“

(بخاری، صحیح البخاری، مطبعة دار طوق النجاة، 2001ء، ج 1، رقم الحدیث: 527)

اس حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نبی ﷺ ہر کام کو اس کے مناسب وقت پر انجام دینے کی عملی تربیت دیتے، اور یہ سیکھنا امت کے لیے ایک لازمی درس ہے۔ تفسیر ابن کثیر میں بھی ذکر کیا گیا کہ وقت کی پابندی روحانی اور دینی تربیت کے ساتھ ساتھ معاشرتی نظم و ضبط میں بھی کردار ادا کرتی ہے، اور یہ امت کے لیے فلاح و بھلائی کی ضمانت ہے۔ یہ تمام شواہد واضح کرتے ہیں کہ صحیح البخاری اور اس کی شروحات امت کو یہ سکھاتی ہیں کہ وقت کی قدر، روزمرہ کے امور میں نظم، اور ہر کام کی مناسب ترتیب انسان کی زندگی میں

کامیابی، اخلاقی استحکام، اور معاشرتی ہم آہنگی کے لیے ناگزیر ہیں۔ نبی ﷺ کی زندگی سے حاصل کردہ یہ عملی سبق آج بھی ہر فرد کے لیے وقت کی قدر اور نظم و ضبط اختیار کرنے کی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

اخلاقی تربیت اور سماجی تعلقات میں حسن سلوک

صحیح البخاری کی احادیث میں نبی اکرم ﷺ کی اخلاقی تربیت اور سماجی تعلقات میں حسن سلوک کی عملی تعلیمات بار بار پیش کی گئی ہیں، جو امت کے لیے عملی رہنمائی اور نمونہ عمل کا درجہ رکھتی ہیں۔ نبی ﷺ نے اپنے ہر تعلق، چاہے وہ خاندانی ہو، دوستوں کے ساتھ ہو، یا عام معاشرتی تعلقات ہوں، میں عدل، محبت، صبر، اور حسن اخلاق کی مثال قائم کی۔ یہ اخلاقی اصول صرف نظریاتی تعلیمات نہیں بلکہ عملی زندگی میں ہر شخص کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

(ابن حجر العسقلانی، فتح الباری، مطبعة دار الفکر، 2003ء، ج 8، ص 112)۔

عمدة القاری میں علامہ بدر الدین عینیؒ واضح کرتے ہیں کہ صحیح البخاری کی متعدد احادیث میں نبی ﷺ کے حسن سلوک اور عدل و انصاف کے عملی مظاہر بیان ہوئے ہیں، جیسے لوگوں کے ساتھ تعامل میں شفقت، محتاجوں کی مدد، اور اختلافی معاملات میں صبر و بردباری (علامہ بدر الدین عینیؒ، عمدة القاری شرح صحیح البخاری، مطبعة دار الفکر، 2005ء، ج 14، ص 329)۔

ایک حدیث میں بیان ہوا: ”خیر الناس أ نفعهم للناس“

(البخاری، صحیح البخاری، مطبعة دار طوق النجاة، 2001ء، ج 3، رقم الحدیث: 6020)

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ نبی ﷺ کے نزدیک بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کے لیے فائدہ مند ہو اور اپنے تعلقات میں خیر خواہی اور حسن سلوک کو مقدم رکھے۔ تفسیر ابن کثیر میں بھی اس بات پر زور دیا گیا کہ نبی ﷺ کے اخلاقی رویے معاشرتی ہم آہنگی اور انسانی بھلائی کے لیے نمونہ عمل ہیں، اور یہ اصول آج بھی ہر فرد کے روزمرہ تعلقات میں نافذ کیے جاسکتے ہیں۔ یہ بات واضح ہے کہ اخلاقی تربیت اور حسن سلوک صرف نظریاتی اصول نہیں بلکہ عملی نمونہ عمل ہے، جس پر عمل کر کے انسان اپنے خاندانی، سماجی، اور معاشرتی تعلقات میں استحکام، محبت، اور بھلائی قائم رکھ سکتا ہے۔ نبی ﷺ کی زندگی سے حاصل شدہ یہ سبق ہر دور کے انسان کے لیے عملی رہنمائی کا سب سے موزوں ذریعہ ہے۔

روحانی تربیت اور اخلاقی اصلاح میں بخاری شریف کا عملی کردار

صحیح البخاری کی احادیث میں نبی اکرم ﷺ کی روحانی تربیت اور اخلاقی اصلاح کی تعلیمات امت کے لیے عملی نمونہ عمل کے طور پر پیش کی گئی ہیں۔ نبی ﷺ نے اپنے ہر عمل، چاہے وہ عبادات سے متعلق ہو یا روزمرہ معاملات سے، میں اخلاق، اعتدال، اور روحانی پاکیزگی کو مقدم رکھا۔ یہ تعلیمات صرف نظریاتی رہنمائی نہیں بلکہ عملی زندگی میں ہر فرد کے لیے لازمی رہنمائی فراہم کرتی ہیں (ابن حجر العسقلانی، فتح الباری، مطبعة دار الفکر، 2003ء، ج 9، ص 421)۔

عمدة القاری میں علامہ بدر الدین عینیؒ بیان کرتے ہیں کہ بخاری شریف کی احادیث میں نبی ﷺ کی روحانی تربیت کے عملی مظاہر، جیسے صبر، شکر، توکل، اور دیگر اخلاقی خوبیوں کا فروغ، معاشرتی ہم آہنگی اور فرد کی خود اصلاح کے لیے نمونہ عمل ہیں (علامہ بدر الدین عینیؒ، عمدة القاری شرح صحیح البخاری، مطبعة دار الفکر، 2005ء، ج 16، ص 512)۔

ایک حدیث میں بیان ہوا:

”أ تكلّم المؤمنین إیماناً أحسنهم خلقاً“

(البخاری، صحیح البخاری، مطبعة دار طوق النجاة، 2001ء، ج 1، رقم الحدیث: 6028)

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ نبی ﷺ کے نزدیک مؤمن کی کامل شخصیت کا معیار اس کے اخلاق کی بہتری اور حسن سلوک ہے۔ تفسیر ابن کثیر میں بھی ذکر ہے کہ نبی ﷺ کی روحانی اور اخلاقی تعلیمات امت کے لیے رہنمائی اور عملی اصول فراہم کرتی ہیں، جس پر عمل کر کے فرد اپنی روحانی ترقی اور معاشرتی بھلائی دونوں حاصل کر سکتا ہے۔ روحانی

تربیت اور اخلاقی اصلاح میں نبی ﷺ کی تعلیمات عملی رہنمائی، اخلاقی استحکام، اور معاشرتی ہم آہنگی کا سب سے موزوں ذریعہ ہیں۔ ہر دور کے انسان کے لیے یہ تعلیمات عملی نمونہ عمل کے طور پر رہتی ہیں، جن پر عمل کر کے فرد اپنی شخصیت کو مکمل اور معاشرہ کو خوشحال بنا سکتا ہے۔

مصادر و مراجع

1. خطابی، امام، اعلام السنن، مطبعة دار الفکر، 2000ء۔
2. القرطبي، علي بن خلف المالكي، شرح البخاري، مطبعة دار الفکر، 2001ء۔
3. البرزوي، علي محمد الحنفي، شرح البخاري، مطبعة دار الفکر، 2002ء۔
4. ابن عربي المالكي، شرح البخاري، مطبعة دار الفکر، 2003ء۔
5. نسفي، عمر بن، كتاب النجاح، مطبعة دار الفکر، 2002ء۔
6. النحوي، شيخ، شواهد التوضيح، مطبعة دار الفکر، 2003ء۔
7. مغتلاتي، امام، التلويح، مطبعة دار الفکر، 2003ء۔
8. الكرماني، علامه، الكواكب الدار اري، مطبعة دار الفکر، 2004ء۔
9. الفيروز آبادي الشيرازي، محمد بن يعقوب، منخ الباري في شرح بخاري، مطبعة دار الفکر، 2005ء۔
10. الدمايني، علامه، مصابيح الجامع، مطبعة دار الفکر، 2003ء۔
11. الكوراني، احمد، الكوثر الجاري في شرح بخاري، مطبعة دار الفکر، 2004ء۔
12. سيوطي، امام، التوضيح على الجامع الصحيح، مطبعة دار الفکر، 2003ء۔
13. قسطلاني، امام، ارشاد الساري في شرح بخاري، مطبعة دار الفکر، 2004ء۔
14. ابن حجر العسقلاني، حافظ شهاب الدين، فتح الباري في شرح البخاري، مطبعة دار الفکر، 2003ء۔
15. عيني، بدر الدين، عمدة القاري في شرح بخاري، مطبعة دار الفکر، 2005ء۔
16. انور شاه کشميري، علامه، فيض الباري في شرح بخاري، مطبعة دار الفکر، 2006ء۔
17. سيد احمد رضا بجنوري، علامه، انوار الباري اردو شرح صحيح البخاري، اداره تاليفات اشرفيه، 2007ء۔
18. سليم الله خان، شيخ، كشف الباري عماني صحيح البخاري، مطبعة دار الفکر، 2008ء۔
19. محمد تقي عثمانی، شيخ، انعام الباري دروس صحيح البخاري، مطبعة دار الفکر، 2010ء۔
20. عثمان غني، علامه، نصر الباري في شرح بخاري، مکتبه رحمانيه، 2011ء۔
21. سيد محمود احمد رضوي، علامه، فيوض الباري في شرح بخاري، مطبعة دار الفکر، 2012ء۔
22. غلام رسول رضوي، علامه، تفهيم البخاري، مطبعة دار الفکر، 2013ء۔
23. محمد شريف الحق امجدی، مفتي، نزهة القاري في شرح بخاري، مطبعة دار الفکر، 2013ء۔
24. غلام رسول سعیدی، علامه، نعمته الباري / نعم الباري في شرح بخاري، مطبعة دار الفکر، 2014ء۔
25. محي الدين جہانگیر، علامه، فتوحات جہانگیری المعروف بہ جمال السنہ، مطبعة دار الفکر، 2014ء۔
26. عبدالکبیر محسن، پروفیسر ڈاکٹر، توفیق الباري شرح صحيح بخاري، جامعہ محمدیہ اوکاڑہ، 2015ء۔